سوال

(174)زکوۃوفطرہ وکھال قربانی کتنے آدمی پر تقسیم کیے جائیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فطرہ وکھال قربانی کتنے آدمی پر تقسیم کیے جاتے ہیں، اس کا جواب قرآن وحدیث فرمائیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

م کے آدمیوں پر تقسیم کرنے کا حکم ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے :

{اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡہَا وَ الۡمُؤَلَّفَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الۡغٰرِمِیۡنَ وَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ} (التوبہ : ٦٠)

ا اور مسکینوں کے لیے ہے، اوران لوگوں کے لیے جو اس پر عامل ہوں، اور مؤلفۃ القلوب کے لیے اور گردن چھڑانے کے لیے اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں صرف رکنے کے لیے اور مسافر کے لیے ہے۔''

یا داہ اقبل الصلوٰۃ فھی زکوٰۃ مقبولۃ))

سے روایت ہے، فرض رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ الفطر الحدیث اور کھال قربانی کا بھی وہی حکم ہے، جو کھال ہدی کا حکم ہے، اور کھال ہدی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو حکم کیا کہ مسکینوں کو بانٹ دیں۔

رنی رسول اللہ ﷺ ان اقوم علی بُدنہ وان اقسم لحومھا وجلودھا وجلالھا علی المساکین ولا اعطی فی جزارتھا شیئاً منھا))

ہے :

یۃ حکم الھدیٰ فی انہٗ لایباع لحمھا ولا جلدہٗ ولا یعطی الجزار منھا شیئاً واللہ اعلم بالصواب)) (حررہ عبدالعزیز عفی عنہ) (سید نذیر حسین) (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۲ص ا)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 291

محدث فتویٰ